



سوال

(56) جادویا کمانت کے ذریعے علاج اسلام اور مسلمانوں کے لئے بہت خطرناک ہے

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

جادویا کمانت کے ذریعے علاج اسلام اور مسلمانوں کے لئے بہت خطرناک ہے

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلوٰۃ والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

جادویا کمانت کے ذریعے علاج اسلام اور مسلمانوں کے لئے بہت خطرناک ہے

یہ دیکھتے ہوئے کہ آج کل ایسے شعبہ ہاؤں کی کثرت ہو گئی ہے جو طب جلنے کا دعویٰ کرتے ہیں لیکن جادویا کمانت کے ذریعے علاج کرتے ہیں۔ یہ لوگ بعض ملکوں میں پھیل گئے اور سادہ لو اور جاہل لوگوں کو لوٹ رہے ہیں لہذا اللہ تعالیٰ اور اس کے بندوں کی خیر خواہی کے پیش نظر میں نے اس بات کو ضروری محسوس کیا کہ یہ واضح کروں کہ اس طریق علاج کو اختیار کرنے میں اسلام اور مسلمانوں کے لئے کس قدر خطرہ ہے کیونکہ اس میں غیر اللہ کے ساتھ تعلق قائم ہوتا اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے ارشادات کی مخالفت لازم آتی ہے لہذا میں اللہ تعالیٰ سے مدد لیتے ہوئے عرض کرتا ہوں کہ علاج معالجہ بالاتفاق جائز ہے۔ مسلمانوں کے لئے یہ جائز ہے کہ وہ باطنی (Internal) یا جراحی (Surgical) یا عصبی (Neural) یا اس طرح کی دیگر بیماریوں کے علاج کے لئے کسی داکٹر کے پاس جائے جو اس کی بیماری کی تشخیص اور ایسی مناسب ادویہ کے ساتھ علاج تجویز کرے جن کا استعمال شرعاً جائز ہو اور علم طب کی روشنی میں ان کا استعمال اس کے مناسب حال ہو کیونکہ یہ اسباب عادیہ کے اختیار کرنے کے قبیل سے ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کی ذات گرامی پر توکل کرنے کے منافی نہیں ہے۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ ہی نے بیماری کو نازل کیا اور اس نے اس کے ساتھ اس کی دوا کو بھی نازل فرمایا ہے، کسی نے اس کو جان لیا اور کوئی اس سے ناواقف ہے لیکن یاد رہے کہ اس چیز میں اللہ تعالیٰ نے لپٹنے بندوں کے لئے شفا نہیں رکھی ہے ان کے لئے اس نے حرام قرار دیا ہے۔ مریض کے لئے ایسے کاہنوں کے پاس جانا جائز نہیں ہے جو غیبی امور کا دعویٰ کرتے ہیں تاکہ ان سے اپنے مرض کے بارے میں معلوم کرے نیز ان کی باتوں کی تصدیق کرنا بھی جائز نہیں ہے کیونکہ یہ لوگ اٹھل پھول سے بات کرتے ہیں یا جنات کو حاضر کر کے ان سے مدد لیتے ہیں اور یہ کاہن و نجومی لوگ کافر اور گمراہ ہیں کیونکہ یہ علم غیب جلنے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ صحیح مسلم میں روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص کسی نجومی کے پاس جائے اور اس سے کسی چیز کے بارے میں پوچھے تو چالیس دن تک اس کی نماز قبول نہیں ہوتی۔“

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ”جو شخص کاہن کے پاس جائے اور اس کی بات کی تصدیق کرے تو وہ اس دین کے ساتھ کفر کرتا ہے جو محمد (ﷺ) پر اتارا گیا ہے۔“ اس حدیث کو امام ابو داؤد نے روایت کیا، اصحاب سنن اربعہ نے بیان کیا اور امام حاکم نے ان الفاظ کے ساتھ اسے صحیح قرار دیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص کسی نجومی یا کاہن کے پاس آئے اور اس کی بات کی تصدیق کرے تو وہ اس دین کے ساتھ کفر کرتا ہے جو محمد (ﷺ) پر اتارا گیا ہے۔“ حضرت عمران



بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے جو فال پکڑے یا جس کے لئے فال پکڑی جائے۔ جو کمانت اختیار کرے یا جس کے لئے کمانت سے کام لیا جائے، جو جادو کرے یا جس کے لئے جادو سے کام لیا جائے، جو شخص کا ہن کے پاس آئے اور اس کی بات کی تصدیق کرے تو وہ اس دین کے ساتھ کفر کرنا ہے جو محمد (ﷺ) پر اتارا گیا ہے۔“ اس حدیث کو امام بزار نے جید سند کے ساتھ روایت کیا ہے۔ ان احادیث شریفہ میں نجومیوں وغیرہ کے پاس جانے، ان سے سوال کرنے اور ان کی تصدیق کرنے کی ممانعت اور وعید بیان کی گئی ہے لہذا حکمرانوں، اقتساب کرنے والوں اور ان لوگوں کو جنہیں قدرت و اختیار حاصل ہوتا ہے چاہئے کہ وہ لوگوں کو کمانوں اور نجومیوں کے پاس جانے سے روکیں اور جو نجومی وغیرہ بازاروں میں اپنا کاروبار سجا لیں ان کو سختی سے منع کریں اور ان کے پاس آنے والوں کو بھی سختی کے ساتھ روکیں۔ اس بات سے فریب خوردہ نہیں ہونا چاہئے کہ ان کی بعض باتیں ثابت ہوتی ہیں یا ان لوگوں کے پاس بہت سے اہل علم بھی آتے ہیں۔ ان کے پاس آنے والے اہل علم درحقیقت فی العلم نہیں ہوتے بلکہ جاہل ہوتے ہیں کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے ان کے پاس جانے، ان سے سوال کرنے اور ان کی تصدیق کرنے سے منع فرمایا ہے کیونکہ اس میں زبردست برائی اور بہت زیادہ خطرہ ہے اور اس کے نتائج بھی بدترین ہیں۔ یہ لوگ کاذب اور فاجر ہیں۔ ان احادیث سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ کمان و ساحر کافر ہیں کیونکہ یہ علم غیب کا دعویٰ کرتے ہیں اور کسی انسان کا علم غیب کا دعویٰ کرنا کفر ہے اور پھر یہ لوگ جنات سے خدمت اور ان کی عبادت کئے بغیر اپنے مقصود کو حاصل نہیں کر سکتے تو یہ بھی اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی ذات گرامی کے ساتھ کفر اور شرک ہے اور جو شخص ان کے علم غیب کے دعویٰ کی تصدیق کرے اور اس کا اعتقاد رکھے تو وہ بھی انہی کی طرح کافر ہے، جو شخص ان امور کو سیکھے تو رسول اللہ ﷺ اس سے بری ہیں۔ کسی بھی مسلمان کے لئے یہ جائز نہیں کہ یہ لوگ جو طلسمات وغیرہ پڑھتے ہیں یا دیگر خرافات کرتے ہیں، انہیں علاج تصور کرے کیونکہ یہ تو کمانت اور لوگوں کو تلبیس میں مبتلا کرنا ہے جو شخص اس پر راضی ہو وہ گویا ان کے باطل اور کفر میں ان کے ساتھ مدد و معاون ہے۔ کسی مسلمان کے لئے یہ بھی جائز نہیں کہ وہ کمانوں اور نجومیوں سے اس کے بارے میں پوچھے جس سے اس کا بیٹا یا کوئی قریبی عزیز شادی کرنا چاہتا ہو یا میاں بیوی اور ان کے خاندان کی محبت و وفا اور دشمنی و بے وفائی کے بارے میں ان سے کچھ پوچھے کیونکہ اس کا تعلق بھی اس غیب سے ہے جس کا علم اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے سوا کسی کو نہیں۔ جادو کا تعلق ان امور سے ہے جو حرام اور کفریہ ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے سورہ بقرہ میں دو دفعہ شتوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے:

وَمَا يُغْنِيانَ مِنْ أَحَدٍ حَتَّى يَقُولُوا إِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ فَيَتَعَلَّمُونَ مِنْهُمَا مَا يُفَرِّقُونَ بِهِ بَيْنَ الْمَرْءِ وَزَوْجِهِ وَمَا هُمْ بِضَارِّينَ بِهِ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ وَيَتَعَلَّمُونَ مَا يَصْرِفُهُمْ وَلَا يَتَنَفَّسُ مِنْهُمُ وَتَلْقَىٰ عُلَمَاؤُا لِنِ اشْتَرَاهُ نَارَهُ فِي الْآخِرَةِ مِنْ خَلْقٍ وَلَبِئْسَ مَا شَرُّوا بِهِ أَنْفُسَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ (البقرہ ۱۰۲/۳)

”اور وہ دونوں کسی کو کچھ نہیں سکھاتے تھے جب تک یہ نہ کہہ دیتے کہ ہم ذریعہ آزمائش ہیں تم کفر میں نہ پڑو، غرض لوگ ان سے ایسا (جادو) سیکھتے جس سے میاں بیوی میں جدائی ڈال دیں اور اللہ کے حکم کے سوا اس (جادو) سے کسی کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے تھے اور کچھ ایسے (فتر) سیکھتے جو ان کو نقصان ہی پہنچاتے اور فائدہ کچھ نہ دیتے اور وہ جانتے تھے کہ جو شخص ایسی چیزوں (یعنی سحر اور منتر وغیرہ) کا خریدار ہو گا اس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں اور جس چیز کے عوض انہوں نے اپنی جانوں کو بیچ ڈالا وہ بری تھی۔ کاش وہ (اس بات کو) جانتے۔“

اس آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ جادو کفر ہے اور جادو گر میاں بیوی میں تفریق دال دیتے ہیں نیز اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ جادو میں فی نفسہ نفع و نقصان کی کوئی تاثیر نہیں ہے بلکہ یہ تو اللہ تعالیٰ کے کوئی قدری حکم سے اثر انداز ہوتا ہے کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ ہی نے خیر و شر کو پیدا فرمایا ہے۔ ان افتراء پر دازوں کی بدولت زبردست نقصان اور بے پناہ مصیبت کا سامنا ہے جنہوں نے ان علوم کو مشرکوں سے سیکھا اور کمزور عقول والوں کو پلپے دام فریب میں مبتلا کر رکھا ہے۔

قَالُوا إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاغِبُونَ وَحَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ

اس آیت کریمہ سے یہ بھی معلوم ہوا کہ جو لوگ جادو سیکھتے ہیں وہ درحقیقت ایک ایسی چیز کو سیکھتے ہیں جو ان کے لئے نقصان دہ ہے، قطعاً نفع بخش نہیں ہے اور اللہ تعالیٰ کے ہاں آخرت میں ان لوگوں کا قطعاً کوئی حصہ نہ ہوگا۔ یہ ایک زبردست وعید ہے جو دینا و آخرت میں ان کے شدید خسارہ میں مبتلا ہونے پر دلالت کناں ہے۔ انہوں نے اپنی جانوں کو بہت گھٹیا قیمت کے عوض بیچ دیا اسی لئے اللہ تعالیٰ نے ان کی مذمت کرتے ہوئے فرمایا: وَلَبِئْسَ مَا شَرُّوا بِهِ أَنْفُسَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ (البقرہ ۱۰۲/۳)

”اور جس چیز کے عوض انہوں نے اپنی جانوں کو بیچ ڈالا وہ بری تھی۔ کاش وہ (اس بات کو) جانتے۔“

شراء کا لفظ یہاں بیج کے معنی میں ہے۔

ہم اللہ تعالیٰ سے ساحروں، کاہنوں اور دیگر تمام شعبہ بازوں کے شر سے عافیت و سلامتی کی دعا مانگتے ہیں اور یہ بھی دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو ان کے شر سے محفوظ رکھے، ان سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے اور ان کے بارے میں اپنے حکم کو نافذ فرمادے تاکہ بندگان الہی ان کے شر اور ان کے نجیث اعمال سے محفوظ رہ سکیں۔

انہ جواد کریم۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے لئے ایسی چیزیں بھی تیار فرمائی ہیں جن کے استعمال سے وہ جادو میں مبتلا ہونے سے قبل اس کے شر سے محفوظ رہ سکتے ہیں اور جنہیں جادو میں مبتلا ہونے کے بعد بطور علاج استعمال کر سکتے ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بندوں پر رحمت، احسان اور تمام نعمت ہے۔ چنانچہ یہاں کچھ ایسی چیزوں کو بیان کیا جاتا ہے۔ جن کو استعمال کر کے انسان جادو کے وقوع پذیر ہونے سے قبل اس کے خطرات سے محفوظ رہ سکتا ہے اور جنہیں وقوع پذیر ہونے کے بعد بطور علاج استعمال کر سکتا ہے۔ ان میں سے پہلی قسم یعنی جادو کے وقوع پذیر ہونے سے قبل اس کے خطرات سے محفوظ رہنا اس سلسلہ میں سب سے اہم اور منفعت بخش امر یہ ہے کہ آدمی شرعی اذکار، دعاؤں اور مسنون توعداؤں کو پڑھے نیز ہر فرض نماز کے بعد سلام پھیرے کے بعد اذکار مسنونہ پڑھ کر آیت الکرسی پڑھے جو کہ قرآن کریم کی سب سے عظیم آیت ہے اور وہ حسب ذیل ہے :

اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ لَا تَأْخُذُهُ سِنَّةٌ وَلَا نَوْمٌ لَّذَا فِي السَّمَاوَاتِ وَفِي الْأَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِي يَشْفَعُ عِنْدَهُ إِلَّا بِإِذْنِهِ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيطُونَ بِشَيْءٍ مِنْ عِلْمِهِ إِلَّا بِمَا شَاءَ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَلَا يَئُودُهُ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ (البقرة ۲۵۵/۲)

”اللہ (وہ معبود برحق ہے کہ) اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، ہمیشہ زندہ اور کائنات کو تمام نے والا، اسے نہ اونگھ آتی ہے نہ نیند جو کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں ہے سب اسی کا ہے۔ کون ہے جو اس کی اجازت کے بغیر اس سے (کسی کی) سفارش کر سکے؟ جو کچھ لوگوں کے روبرو ہو رہا ہے اور جو کچھ ان کے پیچھے ہو چکا ہے، اسے سب معلوم ہے اور وہ اس کی معلومات میں سے کسی چیز پر دسترس حاصل نہیں کر سکتے، ہاں جس قدر وہ چاہتا ہے (اسی قدر معلوم کر دیتا ہے) اس کی کرسی آسمان اور زمین سب پر جاوی ہے اور اسے ان کی حفاظت نہیں تھکتی وہ بڑا عالی رتبہ (اور) جلیل القدر ہے۔“

اسی طرح سورۃ اخلاص، سورۃ الطلق اور سورۃ الناس کا ہر فرض نماز کے بعد پڑھنا، نیز ان تینوں سورتوں کا تین تین بار نماز فجر اور مغرب کے بعد پڑھنا بھی اس مقصد کے لئے مفید ہے۔ نیز سورۃ بقرہ کی آخری دو آیتوں امن الرسول سے لے کر سورت کے آخر تک کارات کے ابتدائی حصہ میں پڑھنا بھی بہت مفید ہے۔ صبح حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جو شخص رات کو آیت الکرسی پڑھے تو اس کی حفاظت کے لئے اللہ کی طرف سے ایک فرشتہ مقرر ہو جاتا ہے اور صبح تک شیطان اس کے قریب نہیں آسکتا۔“ اسی طرح ایک اور صبح حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جو شخص رات کو سورہ بقرہ کی آخری دو آیتیں پڑھے تو یہ اس کے لئے کافی ہوں گی۔“ اس کے معنی یہ ہیں کہ وہ اسے ہر برائی سے بچانے کے لئے کافی ہوں گی۔ واللہ اعلم۔ اسی طرح ہر مخلوق کے شر سے بچنے کے لئے اللہ تعالیٰ کے کلمات تامہ کی کثرت سے پناہ لینا، دن ہو یا رات نیز صحرا، فضا یا سمندر کے سفر کی ہر منزل پر نہیں پڑھنا بھی بہت مفید ہے کیونکہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ”جو شخص کسی منزل پر پڑاؤ ڈالے اور یہ پڑھے ((اعوذ بکلمات اللہ التامات من شر ما خلق))“

”میں اللہ تعالیٰ کے کلمات تامہ کی پناہ لیتا ہوں ہر اس چیز کے شر سے جو اس نے پیدا فرمائی ہے۔“

توہاں سے کوچ کرنے تک کوئی چیز اسے نقصان نہ پہنچائے گی۔“ اسی طرح دن رات کے ابتدائی حصہ میں تین بار درج ذیل کلمات کا پڑھنا بھی مفید ہے :

((بِسْمِ اللَّهِ الَّذِي لَا دُمُورَ مَعِ اسْمِهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ، وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ))

اس کے نام کے ساتھ جس کے نام کے ساتھ کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی، نہ زمین میں اور نہ آسمان میں اور وہ (سب کچھ) سننے اور جہلنے والا ہے۔“

کیونکہ صبح حدیث سے ثابت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے یہ کلمات پڑھنے کی ترغیب دی اور اسے ہر برائی سے محفوظ رہنے کا سبب بتایا ہے۔

یہ اذکار و توعداؤں جادو کے شر اور دیگر تمام شرور سے بچنے کا اس شخص کے لئے عظیم ترین ذریعہ ہیں جو صدق ایمان، اللہ تعالیٰ کی ذات گرامی پر بھروسہ اور اعتماد اور الشرح صدر کے



ساتھ ہمیشہ پڑھتا رہے نیز جادو کے وقوع پذیر ہونے کے بعد اس کے ازالہ کے لئے یہ بہت موثر ہتھیار ہیں اور ان کے پڑھنے کے ساتھ ساتھ کثرت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ قدس میں الحاح و زاری بھی کی جائے اور اس سے یہ دعا بھی کی جائے کہ وہ تکلیف دور کر دے اور اس پریشانی سے نجات عطا فرمادے۔

یہ بھی صحیح حدیث سے ثابت ہے کہ نبی کریم ﷺ جادو اور بیماریوں کے علاج کے لئے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو اس دعا کے ساتھ دم بھی کیا کرتے تھے :

((اللهم رب الناس اذهب الباس واشف انت الشافي لاشفائي لاشفائي ك شفائي لانفاور سقما))

”اے اللہ لوگوں کے رب! تکلیف کو دور فرما، تو ہی شفا دینے والا ہے، تیری شفا کے سوا کوئی شفا نہیں، ایسی شفا دے کہ کوئی بیماری باقی نہ رہنے دے۔“

اسی طرح اس کے لئے وہ دم بھی مفید ہے جو جبریل علیہ السلام نے نبی کریم ﷺ کو کیا تھا اور جس کے الفاظ یہ ہیں کہ :

((بسم اللہ اریک من کل شیء یؤذیک من شر کل نفس او عین حاسد اللہ یشفیک بسم اللہ اریک))

”اللہ کے نام کے ساتھ میں تجھ پر دم کرتا ہوں، ہر اس چیز سے جو تجھے تکلیف دے اور ہر انسان یا حد کرنے والی آنکھ کے شر سے، اللہ تجھے شفا دے، میں اللہ کے نام کے ساتھ تجھ پر دم کرتا ہوں۔“

ان کلمات کو تین بار پڑھ کر دم کرنا چاہئے۔ جادو کے علاج کے لئے ایک طریقہ یہ بھی ہے، نیز یہ طریقہ اس شخص کے لئے بھی مفید ہے جسے جادو کر کے اپنی بیوی سے مباشرت کرنے سے روک دیا گیا ہو۔ طریقہ یہ ہے کہ آدمی بیری کے درخت کے سات سبز پتے لے، انہیں پتھر وغیرہ کے ساتھ کوٹ لے اور پھر انہیں کسی برتن میں ڈال کر اس پر استنا پانی ڈالے جو اس کے غسل کے لئے کافی ہو اور اس پانی پر آیت الحکسی، سورۃ الکافرون، سورۃ الاعلاص، سورۃ الفلق، سورۃ الناس اور وہ آیات پڑھ کر دم کرے جن میں سحر کا ذکر ہے مثلاً :

وَأَوْفِينَا إِلَىٰ مُوسَىٰ أَنْ أَلْقَىٰ عَصَاكَ فَإِذَا هِيَ تَلْقَفُ مَا يَأْفِكُونَ ۝ ۱۱۷ فَوَقَّعَ النَّحْلُ وَبَطَلَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝ ۱۱۸ فَغَلَبُوا بَنِيكَ وَانْقَلَبُوا صَاغِرِينَ (الاعراف، ۱۱۷-۱۱۹)

”اور ہم نے موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی بھیجی کہ تم بھی اپنی لاشھی ڈال دو وہ فوراً (سانپ بن کر) جادو گروں کے بنائے ہوئے سانپوں کو (ایک ایک کر کے) ننگل جائے گی (پھر) تو حق ثابت ہو گیا اور جو کچھ، فرعونی کرتے تھے باطل ہو گیا اور وہ مغلوب اور ذلیل ہو کر رہ گئے۔“

سورہ یونس کی یہ آیات :

وَقَالَ فِرْعَوْنُ إِنِّي لَأَكْبَرُ مِنْ سَاحِرٍ عَاطِلٍ ۝ ۷۹ فَلَمَّا جَاءَ السَّحْرُ قَالَ لَقَدْ كُنْتُمْ تَكْفُرُونَ ۝ ۸۰ فَلَمَّا لَقُوا قَالَ مُوسَىٰ لَأَكْبَرُ مِنْكُمْ تَكْفُورًا ۝ ۸۱ وَبَدَّحْنُ لَكَ الْبَدْحَ وَإِنَّمَا كُنَّا فِيكَ كَافِرِينَ ۝ ۸۲

”اور فرعون نے حکم دیا کہ سب کامل فن جادو گروں کو ہمارے پاس لے آؤ، جب جادو گر آئے تو موسیٰ علیہ السلام نے ان سے کہا کہ جو تم ڈالنا ہو ڈالو۔ جب انہوں نے (اپنی رسیوں اور لاشھیوں کو) ڈالا تو موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ جو چیزیں تم (بنا کر) لائے ہو جادو ہے، اللہ تعالیٰ ابھی اس کو نیست و بامورد کر دے گا۔ بلاشبہ اللہ شریروں کے کام سنوارا نہیں کرتا اور اللہ اپنے حکم سے سچ کو سچ کر دے گا، اگرچہ گناہ گار ابھی مانیں۔“

اور سورہ طہ کی یہ آیات :

قَالُوا يَا مُوسَىٰ إِنَّا نَمُوتُ وَأَنَا نَحْنُ أَكْبَرُ مِنَ الَّذِي تَدْعُو رَبَّنَا ۝ ۶۵ قَالَ بَلْ أَتَىٰكَ الْبَصِيرَاتُ ۝ ۶۶ فَأَوْجَسَ فِي نَفْسِهِ خِيفَةً مُوسَىٰ ۝ ۶۷ قُلْنَا لَا تَخَفْ إِنَّا أَنْتَ الْأَعْلَىٰ ۝ ۶۸ وَأَلْقِ نَافِي يَمِينِكَ تَلْقَفْ مَا صَنَعُوا إِنَّمَا صَنَعُوا كَيْدٌ سَاجِرٌ وَلَا يُفْلِحُ السَّاجِرُ حَيْثُ أَتَىٰ ۝ ۶۹ (طہ ۶۵-۶۹)



”انہوں نے کہا موسیٰ! یا تو تم (اپنی چیز) ڈالو یا ہم (اپنی چیزیں) پیٹلے ڈالتے ہیں۔ موسیٰ (علیہ السلام) نے کہا نہیں تم ہی ڈالو (جب انہوں نے چیریں ڈالیں) تو ناگماں ان کی رسیاں اور لاٹھیاں موسیٰ کے خیال میں ایسی آنے لگیں کہ وہ میدان میں ادھر ادھر دوڑ رہی ہیں (اس وقت) موسیٰ نے اپنے دل میں خوف محسوس کیا۔ ہم نے کہا خوف نہ کرو بلاشبہ تم ہی غالب ہو اور جو چیز (یعنی لاٹھی) تمہارے دلہنے ہاتھ میں ہے اسے ڈال دو کہ جو کچھ انہوں نے بنایا ہے اس کو ننگل جائے گی، جو کچھ انہوں نے بنایا ہے (یہ تو) جادوگروں کے ہتھکنڈے ہیں اور جادوگر کہیں بھی جائے کامیاب نہیں ہوتا۔

ان سورتوں اور آیات کو پڑھ کر پانی پر دم کرے، اس میں سے کچھ پانی لے اور باقی سے غسل کر لے، اس سے ان شاء اللہ تعالیٰ بیماری کا خاتمہ ہو جائے گا، اگر ضرورت ہو تو اس عمل کو دو بار یا اس سے زیادہ دفعہ بھی کیا جاسکتا ہے۔ جادو کے علاج کے لئے ایک انتہائی مفید طریقہ یہ بھی ہے کہ مقدور بھر کوشش کر کے اس جگہ کو تلاش کیا جائے جہاں جادو وغیرہ کے منتر کو چھپایا گیا ہو خواہ وہ زمین میں کسی جگہ ہو یا پہاڑ وغیرہ میں اور پھر اسے نکال کر اگر تلف کر دیا جائے تو اس سے بھی جادو کا اثر باطل ہو جاتا ہے۔ الغرض یہ ان امور کا بیان ہے جن کے ساتھ جادو سے محفوظ رہا جاسکتا اور جادو میں مبتلا ہونے کی صورت میں جنہیں بطور علاج استعمال کیا جاسکتا ہے۔

باقی رہا جادو کا علاج جادوگروں کے عمل کا ذریعہ، مثلاً جانور ذبح کر کے جنوں کا تقرب حاصل کرنا یا ان کے تقرب کے حصول کے لئے اس طرح کے کچھ دیگر کام کرنا، تو یہ جائز نہیں کیونکہ یہ شیطانی عمل بلکہ شرک اکبر ہے لہذا اس سے بچنا واجب ہے۔ اسی طرح کابھوں، نجومیوں اور شعبہ بازوں سے جادو کے علاج کے بارے میں سوال کرنا اور ان کے جواب کے مطابق عمل کرنا بھی جائز نہیں کیونکہ وہ ایمان دار نہیں ہیں بلکہ کاذب اور فاجر ہیں۔ علم غیب کا دعویٰ کرتے اور لوگوں کو دھوکا دیتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے ان لوگوں کے پاس جانے، ان سے سوال کرنے اور ان کی تصدیق کرنے سے منع فرمایا ہے، جس طرح کہ اس مقالہ کے آغاز میں بیان کیا جا چکا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مسلمانوں کو ہر برائی سے محفوظ رکھے، ان کے دین کی حفاظت فرمائے، انہیں دین کی سمجھ بوجھ عطا فرمائے اور ہر اس چیز سے بچائے جو اس کی شریعت کے خلاف ہو۔

وصلی اللہ علی عبدہ ورسولہ محمد وعلی آلہ وصحبہ

[فتاویٰ مکہ](#)